REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم سہ شنبہ ۱۵ رجب ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ دس نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۳ صلح ۱۳۴۰ ہش | ۳ جنوری ۱۹۶۱ء | نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اگر بڑی طاقتیں اپنے پورے وسائل سے کام لیں تو دنیا میں پائیدار اور مستحکم امن قائم ہو سکتا ہے

فرانس کے صدر ڈیگال کے نام وزیر اعظم روس مسٹر خروشیف کا سالِ نو کا پیغام

ماسکو ۲ جنوری۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف اور روس کے چیف آف سٹیٹ لیونڈ بریژنیف نے صدر ڈیگال اور وزیر اعظم مسٹر ڈیبر کو نئے سال کے موقعہ پر مبارکباد کے پیغامات بھیجے ہیں جن میں فرانسیسی عوام کی خوشحالی کی دعا کی گئی ہے۔ پیغام میں اس امید کا اظہار کیا گیا ہے کہ آئندہ سال انسان ہتھیاروں اور جنگ کے خوف سے آزاد دنیا کے قیام کی خواہش کی تکمیل کے زیادہ قریب پہنچ جائے گا۔ دونوں سربراہوں نے کہا ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ اگر بڑی طاقتیں اپنے تمام وسائل سے کام لے کر عصر حاضر کا سب سے بڑا تخفیف اسلحہ اور یورپ میں سلامتی کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کریں۔ تو دنیا میں پائیدار اور مستحکم امن قائم ہو سکتا ہے۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ بڑی طاقتوں کو ایسے ہر اقدام سے گریز کرنا چاہیئے جس سے عالمی مسائل کے الجھنے کا خدشہ ہو۔

جاپان میں سالِ نو پر دس بچے ہلاک

ٹوکیو ۲ جنوری۔ ٹوکیو کے ایک حادثہ میں دس بچوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ نئے سال کی تقریبات پر سکولوں کے بچوں کے ایک اجتماع کے بعد سینکڑوں ننھے طلبا آڈیٹوریم کی دوسری منزل سے تنگ سیڑھیوں کے راستے اتر رہے تھے۔ کہ اچانک ایک بچے کا پاؤں لڑکھڑا گیا۔ اور اگلے بچے پر جا گرا۔ اس طرح کئی بچے لڑھک کر گرے اور اس حادثہ میں ۱۰ بچے ہلاک ہو گئے۔

پنجابی صوبے کا مطالبہ ماننے سے پنڈت نہرو کا انکار

"یہ مطالبہ فرقہ دارانہ ہے" (پنڈت نہرو)

نئی دہلی ۲ جنوری۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے پنجابی صوبہ کے قیام کا مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے ماسٹر تارا سنگھ کو غیر مشروط طور پر رہا کرنے یا سنت فتح سنگھ کے مرن برت کے دباؤ کے تحت کسی قسم کی مصالحت سے بھی انکار کر دیا ہے۔ پنجابی صوبہ ایجی ٹیشن اور فتح سنگھ کے مرن برت سے پیدا شدہ صورت حال کے سلسلہ میں غیر جانبدار سکھوں کے ایک وفد نے کل پنڈت نہرو سے ملاقات کی تھی۔ پنڈت نہرو نے اس وفد کے ساتھ بات چیت کے دوران سکھوں کے تمام مطالبات ٹھکرا دیئے۔ غیر جانبدار سکھوں کا وفد بھارتی وزیر اعظم کو متنبہ کرنے کے لئے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مبلغ لائبیریا مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۲ جنوری۔ مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ لائبیریا معہ اہل و عیال سات سال سے زائد عرصہ تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۰ء بروز پیر بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لائے۔ وکالت تبشیر کے عملہ اور بہت سے دیگر احباب نے اسٹیشن پر آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ اور بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر آپ کو خوش آمدید کہا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکا مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لانا مبارک کرے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام تیسرا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

تعلیم الاسلام کالج کا تیسرا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ ۱۹-۲۰-۲۱ جنوری ۱۹۶۱ء کو کالج کی شاندار پختہ باسکٹ بال کورٹس میں منعقد ہو رہا ہے ملک بھر کی نامور ٹیموں کی شرکت متوقع ہے۔ اگر حکومت کی طرف سے اجازت مل گئی۔ تو امید ہے کہ بعض ہندوستانی ٹیمیں بھی ٹورنامنٹ میں شرکت کریں گی۔

کالج کی ٹیموں کے علاوہ پاکستان ایرفورسز ٹیم چکلالہ۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کلب لاہور بمبئی کلب کراچی۔ اور برادرز کلب لاہور سے شرکت کی اطلاع موصول ہو چکی ہے

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ ٹورنامنٹ کی ملک گیر اہمیت کے پیش نظر اس موقعہ پر پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن اپنے ریفریز کا امتحان منعقد کر رہی ہے۔

ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں ابتدائی انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

وقفِ جدید کے نئے سال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا گراں قدر وعدہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال چہارم کے لئے مبلغ سات صد روپے کا وعدہ مرحمت فرمایا ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ جماعت احمدیہ کراچی نے دس ہزار روپے کا وعدہ سال چہارم کے لئے ارسال فرمایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ جنوری ۶۱ء

"وقفِ جدید کوئی معمولی تحریک نہیں ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام کے ذریعہ جو کل کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے "وقف جدید" کے چوتھے سال کا آغاز یکم جنوری ۱۹۶۱ء سے فرما دیا ہے۔ وقف جدید کا مجمل طور پر اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا اور باقاعدہ اعلان حضور کے پیغام مورخہ ۵ جنوری ۱۹۵۸ء مطبوعہ الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۸ء میں ہوا تھا اس اعلان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"مَیں نے اس سال ۲۷ دسمبر کو ارشاد و اصلاح کی ایک اہم تجویز پیش کی تھی جس کے ۲ حصے تھے ایک وقف اور ایک چندہ۔ چندہ مَیں نے کہا تھا گو لازمی نہیں لیکن ہر احمدی کوشش کرے کہ چھ روپے چندہ سالانہ یکمشت یا بارہ اقساط میں دیا کرے۔ ہماری جماعت میں آسانی سے ایک لاکھ آدمی ایسا پیدا ہو سکتا ہے اور اگر وہ ایسا کریں تو رشد و اصلاح کی تحریک کو ہم بڑی آسانی کے ساتھ ڈھاکہ سے کراچی تک اور کراچی سے ملتان اور لاہور ہوتے ہوئے راولپنڈی کے راستہ سے پشاور اور ہزارہ کی وادیوں میں پھیلا سکتے ہیں۔ وقف کی تحریک گو دیر سے شروع ہوئی مگر خدا کے فضل سے شروع ہو گئی ہے۔ میرے اس خطبہ کے بعد پانچ درخواستیں آچکی ہیں جن میں سے دو مولوی فاضل اور میٹرک ہیں اور ایک معمولی تعلیم کا آدمی ہے۔ مَیں نے جلسہ میں بتایا تھا کہ ہم پانچویں جماعت کے آدمی کو بھی اس کام کے لئے لے سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ ایسا نوجوان کسی زیادہ تعلیمیافتہ آدمی کے ساتھ لگا دیا جائیگا مدرسہ احمدیہ میں جو اردو کا کورس شروع ہے اس کے مکمل ہونے میں ابھی پانچ سال لگیں گے جس کے بعد انشاء اللہ پچاس طالب علم ہمیں مل جائیں گے پرائمری پاس ہماری جماعت میں اب بھی پچاس ساٹھ ہزار آدمی موجود ہے لیکن وہ آگے نہیں بڑھ رہا۔ اور سستی دکھا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کو چیلنج کر رہا ہے کہ اس کو بدل کر اسکی جگہ اور آدمی پیدا کرے مگر چندہ کا معاملہ جو وقف سے بہت سستا تھا۔ اس کے لئے ایک درخواست بھی نہیں آئی۔ حالانکہ ایک لاکھ آدمی کی درخواست کی ضرورت تھی۔ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں، مَیں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دیگا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔

پس مَیں اتمامِ حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں۔ تاکہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔ اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ اگلے تین ہفتہ میں جماعت ان دونوں کاموں کو پورا کر دے گی۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے معزز زمیندار کراچی سے لیکر پشاور تک اپنے اپنے گاؤں کے اردگرد دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں گے۔ اس میں یہ واقفین کھیتی باڑی کریں گے۔ اور اس سے اس سکیم کو چلانے میں مدد دینگے اس کی پیداوار سب ان کی ہو گی۔"

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ "وقفِ جدید" کے دو حصے ہیں ایک نفس کا وقف اور دوسرے مال کا وقف۔ مالی وقف کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل کم از کم ہر احمدی -/۶ روپیہ سالانہ یکمشت یا بارہ ماہوار اقساط میں ادا کرے۔ دوم زمیندار صاحب حسب استطاعت دس ایکڑ زمین وقف کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو اعلان کل کے الفضل میں شائع ہوا ہے اس سے اجمالاً معلوم ہو جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق "وقف جدید" کی تحریک نے کماحقہ ترقی نہیں کی۔ بے شک ابھی اس تحریک کے آغاز کو تین سال ہی ہوئے ہیں تاہم اس تحریک کی اہمیت کے پیش نظر یہ ترقی بالکل ناکافی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نزدیک اس تحریک کی اہمیت کیا ہے وہ حضور کے مندرجہ ذیل الفاظ سے واضح ہوتی ہے:-

"اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں، میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

ہر احمدی خود محسوس کر سکتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا الفاظ الٰہی اشارہ کے ماتحت کہے گئے ہیں۔ اور وقف جدید کے ہر پہلو کو کامیابی تک پہنچانا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک ہماری یاد کام کرتی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی تحریک کے متعلق اتنے زوردار الفاظ استعمال نہیں فرمائے۔ بیشک حضور نے ہر تحریک میں مثلاً تحریک جدید کے چندوں میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے اور حضور نے اس تحریک کے لئے بنفس نفیس نہایت اہم عملی کام بھی سرانجام دیئے ہیں اور اسی تحریک کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اکناف عالم میں احمدی مشنوں کا ایک سلسلہ در سلسلہ دیکھ رہے ہیں تاہم آپ نے جو الفاظ تحریک "وقف جدید" کے لئے فرمائے ہیں وہ اس بات کے مقتضی ہیں کہ یہ تحریک اپنے دونوں پہلوؤں سے "تحریک جدید" سے بھی زیادہ اور کم سے کم عرصہ میں کامیابی حاصل کرے۔

بظاہر شاید بعض دوستوں کو یہ تحریک معمولی معلوم ہوتی ہو گی کیونکہ اسکے مطالبات منکسرانہ ہیں یعنی واقفین کے لئے تعلیمی معیار بھی معمولی ہے اور کم از کم چندہ بھی نہایت تھوڑا ہے اگرچہ یہ امر بجائے خود اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ تحریک زیادہ ہر دلعزیز ہونی چاہیئے اور جلد از جلد پھیلنی چاہیئے۔ تاہم یہ ہرگز معمولی تحریک نہیں ہے اور اس لئے احباب کی زیادہ سے زیادہ توجہ کی مستحق ہے۔ کیونکہ اس تحریک کے اغراض و مقاصد وسیع تریں ہیں اس کے اغراض و مقاصد میں سے اولین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو گھر بہ گھر تمام دنیا میں پہنچایا جائے اور شخصی تقرب کے ذریعہ ہر شخص کے حالات کے مطابق اصلاح و ارشاد کے فیض کو عام کیا جائے یہاں تک کہ دنیا میں کوئی متنفس موجود نہ رہے جس کے کانوں تک اللہ تعالیٰ کی آواز نہ پہنچی ہو۔ یہ کام معمولی نہیں ہے۔

اسلام کا عالمگیر غلبہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(۲)

یعنی انبیاء کو نہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی وحی ہوتی تھی۔ نہ کوئی فرشتہ انہیں خدا تعالےٰ کا کلام پہونچاتا تھا۔ بلکہ نبی جو سنتا تھا وہ اس کا اپنا ہی نفس کلام ہوتا تھا۔ الغرض ان لوگوں نے اسلامی عقائد کو فلسفۂ یورپ کے تابع کرنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن ان سب کے علاوہ، اسلام کا ایک حقیقی خیرخواہ انسان بھی تھا جو غیر معروف اور دنیا سے الگ تھلگ تھا اور اپنے خدا کا ہو چکا تھا۔ ہاں ایک سینہ تھا جو اسلام کے لئے بریاں ہوا۔ ایک دل تھا جو مسلمانوں کے لئے بے قرار ہوا۔ ایک جان تھی جو پگھل گئی جس کا ذرہ ذرہ بزبان حال کہہ رہا تھا ؎

اے دوستو کردیں احمد مغز جان ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں

ہاں ایک روح تھی جو تڑپ اٹھی اور اس کی یہ پکار آستانہ الوہیت تک جا پہونچی ؎

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار
میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

سو اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کو یاد کرکے آپ کو تجدید دین کے لئے مبعوث فرمایا اور ۱۸۸۲ء میں آپ سے متعلق یہ بشارت دی کہ

یحیی الدین ویقیم الشریعۃ

کہ دینِ اسلام جسے اب ایک مردہ دین سمجھا جا رہا ہے۔ اور یہ کہا جاتا ہے ؎

"رہا دین باقی نہ اسلام باقی"

اب پھر یہ دین اس مردِ مجاہد کے ذریعہ زندہ ہوگا اور آخرکار پھر شریعت اسلامیہ دنیا میں رواج پائے گی۔ اور امت محمدیہ جس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے ؎

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ قضا ہے

اور یہ کہ اس کی اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ سے اس کی نسبت وعدہ فرمایا۔

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد۔
پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار
خدا تیرے سب کام درست کر دیگا۔
اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔"
(تذکرہ)

کہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو اور تبختر سے چلو کہ تیری ماموریت کا وقت آ گیا اور مسلمانوں کا قدم اب بلند تر مینار پر نہایت مضبوطی سے قائم ہو جائے گا۔ یعنی اب مسلمانوں کی حالت اوج ترقی کی طرف رجوع کرے گی اور روز بروز اچھی سے اچھی تر ہوتی جائے گی۔ اور ساری دنیا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اور مقدس اور نبیوں کا سردار ہونا ظاہر ہو جائے گا۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے خدا تعالےٰ تیری مدد کرے گا۔ اور تیرے کاموں میں برکت ڈالے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔

آپ نے فرمایا کہ

"خداوند تعالےٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کرکے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع فرمادے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ امم سابقہ سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ اور جو کچھ توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں ؕ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب جامعہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے کہ جو تمام خدمتِ تبلیغ کے لئے نہایت ہی معین و مددگار ہے اس لئے اس نے محض اپنے تفضلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی کہ اور ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی اور نیز واللہ متم نورہ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے اور خدا تعالےٰ نے ان دلائل و براہین کو جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھے ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دے گا۔ اور ان کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا پر ظاہر کر دے گا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۷۵)

اور ۱۸۸۶ء میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ بشارت دی کہ

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔"

نیز فرمایا:۔

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا۔ اور تیرا ذکر بلند کرونگا۔" (تذکرہ ص۱۹۱)

اور ۱۸۹۸ء میں اپنی کتاب لجۃ النور میں فرمایا

"میرے رب نے میری طرف وحی کی۔ اور مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری نصرت فرمائے گا۔ یہاں تک کہ میری دعوت اور میرا سلسلہ زمین کے مشارق و مغارب یعنی زمین کے کناروں تک پہنچ جائے گا۔"

اور ۱۹۰۰ء میں اپنی کتاب اربعین میں یہ الٰہی بشارت درج فرمائی۔

"انی حاشر کل قوم یاتونک جنبا انی انرت مکانک تنزیل من اللہ العزیز الرحیم" (تذکرہ ص۴۰۳)

یعنے میں ہر ایک قوم سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجونگا۔ میں نے تیرے مکان کو روشن کر دیا۔ یعنی دنیا پر ایک ظلمت چھائی ہوئی ہوگی۔ اور ہر قوم اور ہر ملک کی روحانی روشنی چاہنے والی سعید روحیں تیرے مکان کو روشن دیکھ کر روحانی روشنی حاصل کرنے کے لئے گروہ در گروہ تیرے مکان کا قصد کریں گی امریکہ سے بھی تیرے پاس لوگ آئیں گے۔ یورپ سے بھی آئیں گے۔ افریقہ سے بھی آئیں گے۔ آسٹریلیا سے بھی آئیں گے۔ ایشیا سے بھی آئیں گے۔ انڈونیشیا سے بھی آئیں گے۔ چین اور جاپان سے بھی آئیں گے۔ روس سے بھی آئیں گے۔ غرضیکہ ہر براعظم اور ہر ملک سے اور ہر قوم سے اور ہر مذہب کے لوگ تیرے مکان میں آ کر فروکش ہوں گے۔ اور روحانی نور سے منور ہوں گے۔ اور فرمایا یہ پیشگوئی کسی انسان کا کلام نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے۔ جو ایک دن پورا ہو کر رہے گا۔

چنانچہ ۱۹۰۶ء میں آپ نے ایسے الہامات کی بناء پر یہ پیشگوئی فرمائی کہ

"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام روئے زمین میں پھیلا دے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تذکرہ ص۵۹۷)

اور ۱۸۸۹ء میں آپ نے ان مسلمانوں کو جو اسلام کی ترقی سے مایوس ہو چکے تھے۔ اور اسے چند دن کا مہمان خیال کرتے تھے فرمایا۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"

(فتح اسلام ص۱۱)

"اور یاد رکھو کہ وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں، اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب کو توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔.... اور وہ وقت دور نہیں کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔" (فتح اسلام)

اسطرح فرمایا:-

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو۔ تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی۔ بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے۔ مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو۔ جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے۔ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔ افسوس کہ تم دنیا کے ظاہری قانون قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانون فطرت سے جو اس کا ہم شکل ہے بکلی بے خبر ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۵)

اور وہ مسلمان لیڈر جو یورپ کے فلسفہ سے متاثر ہو کر اور علوم جدیدہ کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے اور علمائے یورپ کے قرآن مجید پر تنقیدی ابحاث اور اعتراضات سے مرعوب ہو کر اسلامی عقائد اور قرآن مجید کی دور از کار تاویلیں کر کے انہیں ایسے رنگ میں پیش کر رہے تھے کہ گویا ان میں اور فلسفہ مغرب میں کوئی مخالفت نہیں آپؑ نے فرمایا:-

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائیگا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجامکار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵)

نیز آپؑ نے فرمایا:-

"آجکل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دنیا میں مذہب عیسوی پھیل جائیگا۔ برہمو کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں برہمو کا مذہب پھیل جائے گا اور آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آجائے گا۔ مگر یہ سب جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں۔ اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا۔ اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائینگے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۴۳)

آپؑ یہ اعلان کر کے میدان مذاہب میں ایک جری اور بہادر پہلوان کی طرح گرجے اور ہر مذہب کے روحانی پیشواؤں اور لیڈروں کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ اور ہر میدان میں آپؑ نے فتح پائی۔

آپ نے اسلام کا سب دوسرے مذاہب پر غلبہ ثابت کرنے کے لئے ایسے بم تیار کئے جن کا کسی مذہب والے کے پاس توڑ موجود نہ تھا ہاں وہ روحانی بم۔ ایٹم بم ہائیڈروجن بم اور نائیٹروجن بم سے کہیں بادر نتی تھے۔ ان میں موخر الذکر بموں کی طرح صرف ہلاکت کا ہی پہلو ہی نہ تھا۔ بلکہ وہ بم ایسے تھے جو ایک طرف تمام طاغوتی طاقتوں کو تباہ کرنے والے تھے تو دوسری طرف وہ روحانی زندگی بخشنے والے تھے۔ ایک طرف اگر وہ موسوی عصا کی مانند تھے تو دوسری طرف وہ مسیحائی نفس رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کسی دین کو سچا اور زندہ اور کامل اور عالمگیر منجانب اللہ ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جس کتاب کو پیش کرے وہ سچی اور زندہ اور کامل کتاب اس وقت مانا جائے گا۔ جبکہ وہ دعویٰ بھی آپ کرے اور اس دعویٰ کی دلیل بھی آپ ہی بیان کرے تاکہ ہر ایک پڑھنے والا اس کے دلائل شافیہ پاکر اس کے دعاوی کو بخوبی سمجھ لیوے اور دعویٰ بلا دلیل نہ رہے۔

(۱) کیونکہ یہ بات بالکل سچی اور کامل کتاب کی شان سے بعید ہے کہ اس کی وکالت اپنے تمام ساختہ پرداختہ سے کوئی دوسرا شخص کرے اور وہ کتاب بالکل خاموش اور ساکت رہے۔

۲۔ وہ ایسی تعلیم پیش کرے۔ جو مختص المقام اور مختص الزمان اور مختص القوم نہ ہو۔ اور وہ دوسری تعلیموں سے اعلیٰ ہو۔ جو انسانی درختوں کی تمام شاخوں کی آبپاشی کر سکتی ہو۔ اور ہر طبقہ انسانی اور ہر وقت۔ اور قیامت تک کے لئے نوع انسان کے واسطے ایک ہی لاتبدیل قانون ہو۔

۳۔ ہر مذہب والا یہ ثبوت دے کہ ان کے مذہب میں روحانیت اور طاقت بالا ویسی ہی موجود ہے جیسا کہ ابتدا میں دعویٰ کیا گیا تھا۔ اور اس کے مذہب کی الہامی کتاب میں جو مومنوں کی علامتیں لکھی ہیں وہ اس مذہب کے بعض افراد میں پائی جائیں۔

۴۔ اور سچے اور زندہ اور کامل نبی کے لئے ایک تو یہ ضروری ہے کہ وہ دنیا کے لئے کامل نمونہ ہو۔ اور وہ اپنے اقوال اور اعمال و اخلاق وغیرہ میں ایسا بلند مقام رکھتا ہو کہ جہاں اور کوئی نبی نہ پہنچا ہو اور دوسروں کو پاک اور صاف اور مطہر بنائے۔

۵۔ ایک معیار سچے اور زندہ مذہب کا یہ ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں کہ جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا۔

۶۔ صرف وہ دین زندہ مذہب کہلائے گا جو ہر زمانہ میں تازہ آسمانی نشان دکھائے اور صرف پرانے معجزات اور نشانوں کو ہی بطور قصہ بیان کرنے والا نہ ہو۔

جنگ مقدس

خاتمہ ۱۸۹۳ء میں عیسائی پادریوں [illegible] ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک وغیرہ نے مسلمانان جنڈیالہ تحصیل امرتسر کو ایک فیصلہ کن بحث کے لئے بلایا اور بذریعہ اشتہار مشتہر کیا کہ وہ ایک جنگ مقدس کی تیاری کر رہے ہیں۔ اگر علمائے اسلام نے اس جنگ سے منہ پھیرا تو پھر انہیں مسیحی علماء کے مقابل میں کھڑا ہونے اور اپنے مذہب کو سچا سمجھنے کا حق نہ ہوگا۔ اور مسلمانان جنڈیالہ کی طرف سے محمد بخش پاندھا نے ڈاکٹر کلارک کے خط کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعودؑ سے التجا کی کہ آنجناب للہ اہل اسلام جنڈیالہ کی امداد فرمائیں ورنہ اہل اسلام پر دھبہ آجائے گا۔ تو حضرت اقدس علیہ السلام نے عیسائیوں کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے ڈاکٹر کلارک کو لکھا کہ آپ کے خط بنام مسلمانان جنڈیالہ میں پڑھ کر

"کوئی ہے کہ ہمارا مقابلہ کرے تو میری روح اسی وقت بول اٹھی کہ ہاں میں ہوں جس کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ مسلمانوں کو فتح دے گا اور سچائی کو ظاہر کریگا۔"

سو آپؑ نے عیسائیوں سے یہ جنگ مقدس نہایت کامیابی کے ساتھ لڑی۔ اور جب آپؑ نے یہ معیار پیش کیا کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور کامل کتاب کی یہ ضروری علامت اور شرط ہے کہ وہ دعویٰ بھی آپ کرے اور اس دعویٰ کی دلیل بھی آپ بیان کرے۔ اور جس کتاب کو ہم کامل کتاب کہتے ہیں وہ دعویٰ اسی میں بتصریح اس کتاب سے ثابت کیا جائے اور پھر وہی کتاب اس دعویٰ کے ثابت کرنے کے لئے معقول دلیل پیش کرے اس لئے ہم فریقین مباحثہ کے لئے ضروری ہوگا کہ دعویٰ اور دلیل اپنی اپنی الہامی کتاب کے حوالہ سے پیش کریں۔ چنانچہ شروع سے آخر تک آپؑ نے اس شرط کی پابندی کی۔ اور ہر دعویٰ اور اس کی دلیل قرآن مجید سے پیش کی لیکن عیسائی مناظر نے یہ دیکھ کر کہ انجیل میں تو یہ بات پائی نہیں جاتی صاف لکھ دیا کہ:-

"الہام الٰہی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے دعاوی کو دلائل عقلیہ سے ثابت کرے بلکہ اس کے لئے صرف بیان کر دینا کافی ہوگا۔ اور پھر اس کتاب کے پڑھنے والے دلائل آپ پیدا کریں گے۔"

(جنگ مقدس صفحہ ۱۵)

اور اس طرح عیسائی مناظر نے خود اس امر کو تسلیم کر لیا کہ انجیل عقلی دلائل سے بالکل خالی ہے اور جو کچھ اس میں مذکور ہے وہ صرف دعاوی کی صورت میں ہے۔ پس معیار کی رو سے انجیل کامل الہامی کتاب نہیں ہے۔

(باقی)

درخواست دعا

ٹائیفائیڈ سے آرام آنے کے بعد میری صحت خراب رہتی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

(بشیر احمد ابن چوہدری دین محمد صاحب چک ۱۶۲، ٹاہلیکا)

تحریک وقفِ جدید کی اہمیت اور اس کے خوشکن نتائج

احباب بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لینے کی کوشش کریں

جلسہ سالانہ کے موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر

مورخہ ۲۷ر دسمبر کو جلسہ سالانہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ نے "تحریک وقف جدید کی اہمیت" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں افادۂ احباب کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پڑھ کر سنائی جس میں حضور علیہ السلام نے ملک میں بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کرنے اور رشد و اصلاح کا کام کرنے والے واعظین کی ضرورت کا ذکر فرمایا ہے اس حوالہ کو پیش کرتے ہوئے مکرم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا وقف جدید کی تحریک درحقیقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دیرینہ آرزو کی تکمیل ہے جو آج ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گو آج سے ساٹھ برس قبل اس تحریک کو جماعت کے سامنے پیش فرمایا تھا لیکن مشیت ایزدی یہی تھی کہ اس کا کامل طور پر ظہور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد میں ہو۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے آج سے تین برس قبل وقف جدید کے نام سے ایک خاص تحریک جاری فرمائی جس کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش اور تمنا کی تکمیل ہوئی۔ وقف جدید کیا ہے؟ یہ ایک آسمانی آواز ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے دنیا تک پہنچایا۔ یہ نہ صرف آسمانی آواز ہے بلکہ زمین کی بھی آواز ہے کیونکہ زمین کی روحانی پیاس بھی تقاضا کر رہی تھی کہ اس قسم کی ایک تحریک جاری ہو۔ ہمارے امام ایدہ اللہ کی دوربین نگاہ نے عین وقت پر اس تحریک کا آغاز فرمایا بلکہ جیسا کہ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے خود حضور کے دل پر اس تحریک کو القاء فرمایا اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کی جائے مسلمانوں میں جو خرابیاں اور غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کی جائے اور جماعت احمدیہ نے اخلاق امانت دیانت اور پرہیزگاری کا جو اعلیٰ معیار قائم کیا ہے اسے نہ صرف قائم رکھا جائے بلکہ اسے زیادہ سے زیادہ بلند کرنے کی کوشش کی جائے اور دین کی محبت اور دین کی خاطر قربانیاں کرنے کی روح آئندہ نسلوں میں بھی برقرار رکھی جائے مکرم صاحبزادہ صاحب نے وقف جدید کے اغراض و مقاصد اور اس کی اہمیت واضح کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعدد ارشادات پیش کئے اور اس تحریک کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت یہ حالت ہے کہ باوجود اس کے کہ ہمیں بہت کم معلمین میسر ہیں وہ بہت ہی کم گذارہ لے کر کام کرتے ہیں اور ہمارے کام کرنے کے وسائل بھی بہت محدود ہیں پھر بھی غیر معمولی طور پر خوشکن نتائج نکل رہے ہیں جن جماعتوں کی تربیتی حالت بہت ہی کمزور اور ناقص تھی جب ہمارے معلمین نے وہاں کام کرنا شروع کیا تو انہوں نے ہر لحاظ سے نمایاں ترقی کرنا شروع کر دی۔ لوگوں میں ہمارے متعلق جو طرح طرح کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کے ازالہ کے سلسلے میں بھی ہمارے معلمین نہایت مفید کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح عمومی طور پر بھی وقف جدید کے معلمین لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں مریضوں کا علاج کرتے ہیں بیواؤں یتیموں اور مصیبت زدوں کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں دیہات سدھار اور خدمت خلق کے دیگر کاموں میں بھی حصہ لیتے ہیں غرض ہمارے معلمین نہایت مفید کام کر رہے ہیں اور اس کام کے نتائج بھی بہت خوشکن ظاہر ہو رہے ہیں

آخر میں آپ نے اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

میں اپنے دل کی عمیق ترین گہرائیوں سے آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس تحریک کی ضرورت و اہمیت کو سمجھیں اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں اور اپنے اندر اور اپنی اولادوں کے اندر غیر معمولی طور پر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہماری جدوجہد کے نیک نتائج نکلیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کو جذب کر سکیں تحریک وقف جدید وقت کا ایک اہم تقاضا ہے اسے پودا سمجھئے اس تحریک کو زندہ سمجھئے اور اس کی رگوں میں قربانیوں کا خون بھر دیجئے تاکہ جس غرض سے یہ تحریک جاری کی گئی تھی وہ پوری ہو اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو پوری طرح سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

تقریب شادی

مورخہ ۲۹ر دسمبر کو مکرم رفیق احمد صاحب ایم ایس سی واقف زندگی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ (ابن محترم قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال) کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سعیدہ زاہدہ صاحبہ بنت مکرم عنایت اللہ صاحب سلیم چوبرجی کوارٹرز لاہور کے ساتھ طے پایا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر طرح مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے عاجزہ کی ہمشیرہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ خانصاحب خلیل کاٹھگڑھی مبلغ مشرقی افریقہ حال وارد ربوہ کو ۱۴ر۱۲ بروز بدھ صبح ساڑھے سات بجے ایک بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام "امۃ الرؤف" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمادے، دیندار، نیک اور دین کی خادمہ بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

عاجزہ امۃ العزیز راشدہ کاٹھگڑھی
ساکن چک ۲ر T.D.A حال ربوہ

اعانت الفضل اور درخواست دعا

محترمہ زینت جہاں آرا بیگم صاحبہ بنت ملک محمد مستقیم صاحب وکیل منٹگمری نے اپنی کامیابیوں کی خوشی میں مبلغ ۱۰/- روپیہ اعانت الفضل کے لئے عطا فرمائے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ محترمہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید دینی و دنیاوی ترقی عطا کرے اور سلسلہ کے لئے اس کو بابرکت بنائے۔ آمین

(منیجر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

میری اہلیہ صاحبہ مرحومہ

(از مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

میری اہلیہ مرحومہ جن کا نام مریم بیگم تھا بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ان کا تا... اخلاص کا اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے خاکسار سے کئی سال قبل احمدیت قبول کی اور دینی کی پابندی صوم و صلوٰۃ اور نیک نمونہ کی وجہ سے خاکسار کو بھی دین کی طرف رغبت پیدا ہوئی۔

ہم نوشہرہ ننگے زئیاں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۰۸ء میں میری ان سے شادی ہوئی۔ سکول چھوڑنے پر جب میں ملازم ہو گیا تو وہ میرے پاس آگئیں میں نماز روزہ سے بالکل غافل تھا اور وہ بہت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ ان کی دعاؤں سے مجھے کچھ کچھ رغبت دین سے پیدا ہو گئی۔

انہوں نے ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت بذریعہ خط کر لی۔ ان کے والد ماسٹر عبداللہ صاحب نوشہروی مرحوم ان سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر چکے تھے انہوں نے میرے نام اخبار الفضل و ریویو آف ریلیجنز جاری کروا دیے۔ مرحومہ کی بھی شدید خواہش تھی کہ میں بھی کسی طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جاؤں اور خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتی اور کوئی موقعہ مجھے تبلیغ کروانے کا ہاتھ سے نہ جانے دیتی۔ اس اثناء میں انہوں نے خواب میں دیکھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے گھر تشریف لائے ہیں اور میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا ہے مرحومہ نے غالباً بابو روشن دین صاحب (مرحوم) کے ہاں سے ایک کتاب مسیح موعود اور علمی دوزمانہ لا کر دی۔ بابو روشن دین صاحب ماڑی انڈس میں اسٹیشن ماسٹر تھے اور میں لوکو شیڈ انچارج تھا۔ ایک دن عشاء کے بعد کھانا کھا کر میں اور مرحومہ بیٹھے ہوئے تھے کہ میں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعی وفات پا چکے ہوئے ہیں۔ مرحومہ نے کہا کہ جب یہ مانتے ہیں تو پھر مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کیوں نہیں کر لیتے۔ انہوں نے اسی وقت کارڈ دے کر مجھ سے بیعت کا خط لکھوا لیا۔ یہ واقعہ ان کی بیعت کے تقریباً چار سال بعد کا ہے۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ ہمارے سب خاندان کو احمدیت نصیب ہو۔ چنانچہ میرے چھوٹے بھائی عبدالرحمٰن صاحب کے متعلق بھی ان کو خواب آیا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اسی مضمون کا خط ان کا آیا اور ۱۹۴۲ء میں انہوں نے بیعت کر لی۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے والدین اور چھوٹے بہن بھائی سب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ گویا ہمارے خاندان کا احمدیت کی نعمت سے متمتع ہونا ان کی توجہ و دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی میں بھی ہمیشہ السابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کرتیں۔ چنانچہ مسجد لنڈن کی تحریک میں تقریباً سارا قیمتی زیور دے دیا۔ منارۃ المسیح کے لئے یکصد روپیہ ادا کر دیا۔ اور تحریک جدید دفتر اول میں شروع سے لے کر مرتے دم تک باقاعدہ حصہ لیتی رہیں بلکہ وقف جدید میں بھی۔ میں محکمہ ریلوے کی ملازمت میں جہاں جہاں بھی رہا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی اور غیر احمدی مستورات کے لئے احمدیت کا نیک نمونہ پیش کرتی رہیں۔

ملازمت سے سبکدوش ہونے پر اپنے وطن میں رہائش اختیار کرنے کی بجائے قادیان میں رہائش پذیر ہونے میں وہ میری ممد و معاون اور محرک تھیں۔

اس بیماری کے دوران میں انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کو روشنی نظر آتی ہے۔ میں نے کہا انشاء اللہ صحت ہو کر کہنے لگیں۔ روشنی زمین کے نیچے دیکھی ہے۔ معلوم ہوتا ہے ارحم الراحمین نے ان کو تسلی دی تھی کہ تمہاری قبر میں میرے نور کی روشنی ہو گی۔

اللّٰھم نور مرقدھا وادخلھا اعلیٰ علیین۔ آمین

مرحومہ نہایت نیک، میری ہمدرد و غمگسار اور میرے لئے ہر قربانی کرنے والی بیوی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

گمشدہ رقم

مورخہ ۲۹/۱۲/۶۰ بروز جمعرات کو تقریباً ۶½ بجے اسٹیشن اور غلہ منڈی کے درمیان مبلغ ۳۰۰ روپے جو کہ سو سو کے نوٹوں پر مشتمل تھے کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(چوہدری محمد شفیع نمبردار چک نمبر ۱۴۱ ای۔ بی (چوبیرڑی) تحصیل و ضلع لائلپور)

لجنہ اماء اللہ بنگلور کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

کامیاب جلسہ

مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۰ء بروز اتوار خاکسارہ کے مکان پر سیرۃ النبیؐ کا شاندار جلسہ زیر صدارت محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ جنگلور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ نے کی۔ اور نظم مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ بعد ازاں عزیزی اختر و جمیلہ بانو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مختلف مضامین مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ مکرمہ سلیمہ خاتون صاحبہ سیکرٹری مال دکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد مصطفیٰ صاحب اور مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری ناصرات نے پڑھے۔ ایک نظم عزیزہ صفیہ بیگم نے پڑھ کر سنائی۔ بعض اور نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ خاکسارہ نے اپنی تقریر میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کا مقصد اور قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا۔

مکرمہ استانی محبوب بیگم صاحبہ نے سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اس کے بعد واقف النساء بیگم صاحبہ نے نظم پڑھ کر سنائی۔ ساجدہ بیگم اور فہمیدہ بیگم نے بھی ایک نظم درثمین سے پڑھ کر سنائی۔ صدر صاحبہ لجنہ بنگلور نے جلسہ میں شامل ہونے والی مستورات کا شکریہ ادا کیا۔

۷ بجے شام جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ لجنہ بنگلور کی طرف سے چائے پیش کی گئی۔ (اختر بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور)

گمشدہ بستر

مورخہ ۲۹/۱۲/۶۰ کو چناب ایکسپریس پر ربوہ سے حافظ آباد جاتے ہوئے چک جھمرہ ریلوے اسٹیشن پر ایک بستر ٹرین میں رہ گیا ہے۔ اس میں ایک رضائی جس پر سفید کھدر کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ ایک عدد کھیس نیلی ڈبی والا۔ اور ایک دری سفید نیلی دھاری والی جس کے ایک کنارہ پر سرخ رنگ لگا ہوا ہے۔ یہ تینوں چیزیں ایک سفید چادر میں بندھی ہوئی ہیں۔ اگر کسی احمدی دوست کو یہ بستر ملا ہو تو ازراہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اس کی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (مستری محمد حیات احمدی۔ مانگٹ اونچے۔ ڈاکخانہ خاص۔ تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم قاضی محمد اسلم ساکن محلہ دارالیمن ربوہ کا نکاح مورخہ ۲۷/۱۲/۶۰ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مسماۃ حمیدہ بیگم بنت قاضی محمد نذیر صاحب حال ساکن راولپنڈی سے بالعوض مبلغ ۲۰۰۰ روپیہ حق مہر پر مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب کرام سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح فریقین کے لئے دینی اور روحانی اور دنیاوی رنگ میں بابرکت کرے۔

(قاضی غلام نبی محلہ دارالیمن ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میں آجکل بعض پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین (محمد صدیق احمدی کھوکھر غربی۔ تحصیل و ضلع گجرات)

(۲) میرا بڑا لڑکا امتیاز احمد آٹھ دس روز سے سخت بیمار ہے۔ اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عابد حسین قریشی واہ چھاؤنی)

(۳) میری لڑکی کئی ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ بزرگان کرام۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں لڑکی کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(ماسٹر امیر عالم لیہ ضلع مظفر گڑھ)

دعائے مغفرت

میرے چچا ملک رحمت اللہ صاحب جنہیں اللہ تعالیٰ نے ربوہ کا پہلا اسٹیشن ماسٹر ہونے کی سعادت نصیب فرمائی تھی۔ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۰ء بروز سوموار آٹھ نو ماہ کی بیماری کے بعد شہر سیالکوٹ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک منظور احمد خاں)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۲۶: میں بشیر احمد سہیل ولد چوہدری فتح محمد مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۹۵۵ ڈرگ روڈ کالونی کراچی ۲۵ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۲ر اگست ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس سے مجھ کو ۲۵۰/- روپے (دو صد پچاس روپے) ماہوار آمدنی ہوتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ البتہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط مورخہ ۲۸ر اگست ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد بشیر احمد سہیل ۲۸/۸/۶۰

گواہ شد:۔ مسعود احمد خورشید سکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی معرفت ایران ٹریڈرسنز فرسٹ فلور فاطمہ منزل کھوری گارڈن کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۸۹۹: میں شمیم شوکت خانم زوجہ چوہدری عبد السمیع صاحب خادم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱۳ F III ناظم آباد کراچی ۱۸ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ر نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

(۱) کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۵ تولہ (۲) چوڑیاں طلائی ۱۴ عدد وزن ۱۵ تولہ (۳) ہار طلائی ۵ عدد وزن ۱۵ تولہ (۴) انگوٹھیاں ۷ عدد وزن ۳ تولہ (۵) ٹک طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ (۶) کانٹے طلائی ۱۴ جوڑی وزن ۱۳ تولہ جملہ وزن ۵۳ تولہ قیمت -/۵۰۰۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲۷ر نومبر ۱۹۶۰ء۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:۔ شمیم شوکت خانم بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد السمیع چوہدری خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۹۰۰: میں چوہدری عبد السمیع ولد خادم چوہدری عبد الرحیم صاحب قوم جاٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱۳ F III ناظم آباد کراچی ۱۸ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ر نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲۷ر نومبر ۱۹۶۰ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد عبد السمیع چوہدری بقلم خود

گواہ شد خالق داد خان ناظم آباد کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۹۰۱: میں اختر رشیدہ ملک زوجہ ملک بشیر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو دے فیکٹری وکٹوریہ روڈ کراچی ۳۱ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ر نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰۰ پانچ ہزار روپے تھا۔ جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کرلیا ہوا ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

(۱) چوڑیاں طلائی عدد ۵۰ وزن ۵۰ تولہ (۲) نکلس طلائی ۳ عدد وزن ۱۰ تولہ (۳) کانٹے اور بالیاں طلائی عدد ۶ وزن ۶ تولہ (۴) کڑے طلائی دو جوڑیاں وزن ۱۰ تولہ (۵) انگوٹھیاں طلائی ۶ عدد وزن ۲ تولہ۔ جملہ وزن ۷۸ تولہ قیمت -/۹۳۶۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند سے مبلغ ایک سو روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲۶/۱۱ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ۔ اختر رشیدہ ملک

گواہ شد:۔ ملک بشیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا

اعلانات نکاح

۱۔ میرے برادر اکبر پیرزادہ ہارون الرشید صاحب ارشد حال کراچی ابن محترم پیر رشید احمد ارشد صاحب آف دار الرحمت ربوہ کا نکاح ۲۸/۱۲ بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ہمشیرہ جناب میر نور احمد صاحب تالپور آف کراچی کے ساتھ مبلغ ساڑھے تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

طرفین کے لئے ہر طرح بابرکت و بہتر ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرما کر ممنون کیا جاوے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(خاکسار معین الرشید ہاشمی منیجر ارشد اینڈ سنز جنرل مرچنٹس ربوہ)

۲۔ مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۰ء کو صبح ۸ بجے مہمان خانہ ربوہ میں امۃ الحفیظ بیگم بنت محمد سعید خان صاحب آف کوئٹہ کا نکاح محمد اکرم خان صاحب ابن محمد خورشید احمد صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور سے دو ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا اللہ تعالیٰ یہ نکاح مبارک کرے۔

(خاکسار عباد اللہ گیانی ربوہ)

وقفِ جدید سال چہارم - نقد ادائیگی کی پہلی فہرست

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقفِ جدید سال چہارم کے آغاز پر مندرجہ ذیل اصحاب نے اپنے نئے سال کے وعدے نقد ادا کر دئے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

نام	رقم
۱۔ حاجی محمد فاضل صاحب دار الرحمت وسطی	۹/۸/-
۲۔ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ " "	۹/۸/-
۳۔ حاجی محمد فاضل صاحب منجانب والد صاحب مرحوم۔	۷/-/-
۴۔ حاجی محمد فاضل صاحب منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	۷/-/-
۵۔ خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ ربوہ	۶/-/-
۶۔ سراج بی بی صاحبہ لجنہ مرکزیہ ربوہ	۶/۳/-
۷۔ مبارکہ بیگم صاحبہ منجانب والدہ مرحومہ امۃ الرحمان بھٹی ربوہ	۶/۸/-
۸۔ خواجہ عبد الحی صاحب دار الرحمت غربی	۷/-/-
۹۔ جماعت سمعیلہ ضلع گجرات	۵۸/-/-
۱۰۔ کیپٹن محمد سعید صاحب دار الرحمت غربی ربوہ	۶/۸/-
۱۱۔ امۃ الحمید بیگم زوجہ محمد سعید صاحب "	۶/۸/-
۱۲۔ سعی محمد صاحب مرالہ ضلع گجرات	۶/-/-
۱۳۔ محمد خلیل صاحب " " "	۳/-/-
۱۴۔ منشی محمد علی صاحب ڈیرہ غازیخاں	۶/-/-
۱۵۔ نواب خاں صاحب مرحوم پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ	۶/-/-
۱۶۔ مرزا الطاف الرحمن صاحب حافظ آباد	۱۳/-/-
۱۷۔ چوہدری سردار خاں صاحب مونگ ملکے	۶/-/-
۱۸۔ سید احمد شاہ صاحب کوٹلی مومن سیالکوٹ	۶/-/-
۱۹۔ منور احمد صاحب چک ۵/۳۰ ضلع جھنگ	۶/-/-
۲۰۔ چوہدری فتح محمد صاحب چک ۹۶/۱۲-ل منٹگمری	۶/-/-
۲۱۔ رشیدہ بی بی مع ہمشیرہ "دختراں"	۶/-/-
۲۲۔ میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ	۶/۸/-
۲۳۔ بیگم بی بی صاحبہ والدہ " "	۶/۸/-
۲۴۔ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " "	۶/۸/-
۲۵۔ میاں محمد حنیف شمس پسر " " "	۶/۸/-
۲۶۔ میاں عبد اللہ صاحب والد " "	۶/۸/-
۲۷۔ امۃ اللہ صاحبہ ہمشیرہ " " "	۶/۸/-
۲۸۔ میاں محمد لطیف صاحب " " "	۷/-/-
۲۹۔ بابو عبد الماجد صاحب اسلام آباد "	۶/۸/-
۳۰۔ میاں عبد الحفیظ صاحب آبادی حکم رائے "	۶/-/-
۳۱۔ بابو عبد الحفیظ صاحب اسلام آباد "	۶/۸/-
۳۲۔ محبوب عالم صاحب تو تہہ تحصیل حافظ آباد	۵/-/-
۳۳۔ ڈاکٹر محمد زاہد صاحب جھنگ شہر	۵/-/-
۳۴۔ حبیب الرحمن صاحب جنگل امام شاہ ضلع لائلپور	۱۰/-/-
۳۵۔ سلطان احمد صاحب کوٹلی گوندیاں سیالکوٹ	۲۴/-/-
۳۶۔ عبد الکریم خان صاحب شاہد مربی سرگودھا	۷/-/-
۳۷۔ مظفر احمد صاحب چک ۹ پنیار سرگودھا	۷/-/-
۳۸۔ غلام مصطفےٰ احمد صاحب معلم کنڈی سندھ	۵/-/-

پنجابی صوبے کا مطالبہ

(بقیہ صفحہ اول)

ان سے ملاقات کی کہ پنڈت نہرو کو یہ بات بتا دی جائے کہ پنجابی صوبہ ایجی ٹیشن کے باعث سکھوں کے جذبات بہت مجروح ہو چکے ہیں۔ اور اب اس بات کا سخت خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ سکھ تحریک متشددانہ رنگ اختیار کرے گی۔ پنڈت نہرو نے اس انتباہ کے باوجود یہ جواب دیا ہے کہ وہ کسی قسم کے دباؤ کے تحت کوئی مطالبہ تسلیم نہیں کریں گے

پنڈت نہرو مشرقی پنجاب کی تقسیم کے سخت مخالف ہیں۔ گذشتہ روز انہوں نے کانگرس پارٹی کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب پر ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے بھی اس مطالبہ کو فرقہ وارانہ قرار دیا تھا۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ کی صاحبزادی سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ کا نکاح سید محمد حسن صاحب سکواڈرن لیڈر (ابن مکرم سید ظہور الحسن صاحب مرحوم لدھیانوی و برادر خورد ڈاکٹر سید ضیاء الحسن صاحب آف پشاور) کے ہمراہ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ بعد ازاں قصر خلافت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی دعا فرمائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴